طبع دہم .... فروری ۲۰۰۵ء

نام کتاب .... عبارات اکابر

مؤلف .... امام اہل سنت شیخ الحدیث

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دام مجدھم

مطبع .... مکی مدنی پرنٹرز لاہور

تعداد .... گیارہ سو (۱۱۰۰)

قیمت .... -/۶۲ (باسٹھ روپے)

ناشر .... مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

﴿ ملنے کے پتے ﴾

☆ ادارہ نشر واشاعت مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ ☆ مکتبہ امدادیہ ملتان

☆ مکتبہ حلیمیہ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی ☆ مکتبہ حقانیہ ملتان

☆ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار ☆ مکتبہ مجیدیہ ملتان

☆ مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

☆ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی ☆ اسلامی کتب خانہ اڈا گامی ایبٹ آباد

☆ مکتبہ العارفی فیصل آباد ☆ مکتبہ فریدیہ ای سیون اسلام آباد

☆ مکتبہ رشیدیہ حسن مارکیٹ نیو روڈ مینگورہ ☆ دار الکتاب عزیز مارکیٹ اردو بازار لاہور

☆ مکتبہ نعمانیہ کبیر مارکیٹ لکی مروت ☆ مدینہ کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ

☆ مکتبہ قاسمیہ جمشید روڈ نزد جامع مسجد بنوری ٹاؤن کراچی

☆ مکتبہ فاروقیہ حنفیہ عقب فائر بریگیڈ اردو بازار گوجرانوالہ

☆ کتاب گھر شاہ جی مارکیٹ گکھڑ ☆ مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک

Butt

شہید رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ ہمارے نزدیک بھی کافر نہیں کیوں کہ انہوں نے کسی ایسے جرم کا ارتکاب نہیں کیا جو موجب کفر ہو کیونکہ جو کچھ ان کے ذمہ لگایا گیا ہے وہ خالص تراشیدہ اور بے بنیاد الزام ہے اور خانصاحب کے نزدیک بھی وہ کافر نہیں ہیں اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے اہل لاالٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع کیا ہے تا وقتیکہ وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوجائے تکفیر نہیں کرنی چاہیئے اور حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ میں کوئی ایسی نمایاں وجہ تکفیر کی، بقول خانصاحب کے نہیں پائی گئی لہذا ان کو کیسے کافر کہا جا سکتا ہے ؟ لیکن یہ بات نہایت ہی قابل غور ہے کہ خانصاحب نے حضرت شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ کو پہلے ان فرقوں میں شامل کیا ہے جو بالقطع والیقین مطلق کافر ہیں ۔ سوال یہ ہے کہ جس دور میں خانصاحب نے ان کو کافر کہا ہے اس دور میں خانصاحب کی اپنی پوزیشن کیا رہی ہے ؟ آیا وہ مسلمان رہے یا کافر گردد ؟

شرعاً جیسا جرم کسی مسلمان کو کافر کہنے کا ہے ویسا ہی کسی کافر کو مسلمان کہنے کا ہے ۔ اور صحیح حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا ۔

ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدھما ۔ (بخاری ج ۲ ص ۹۰۱ واللفظ لہ ۔ مسلم ج ۱ ص ۵۷)	کہ جو آدمی اپنے کسی (مسلمان) بھائی کو کافر کہے تو اس کلمہ کفر کے ساتھ ان میں سے ایک (متصف ہوکر) لوٹے گا ۔

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں یہ زیادت بھی ہے ۔

ان کان کما قال و الا رجعت علیہ ۔ (مسلم ج ۱ ص ۵۷)	یعنی جس کو کافر کہا ہے اگر واقعی وہ کافر ہے تو فبہا ورنہ یہ کفر قائل کی طرف لوٹے گا ۔

اس حدیث شریف کے پیش نظر اگر حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلمان تھے تو ابتدائی دور میں خانصاحب ان کی تکفیر کرنے کی وجہ سے خود کافر ہیں اور اگر حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ معاذ اللہ تعالیٰ کافر تھے تو آخری دور میں خانصاحب ان کی عدم تکفیر اور علمائے محتاطین کو ان کی تکفیر سے منع کرنے کی وجہ سے کافر ہیں۔

غرضیکہ خانصاحب اپنے قائم کردہ اصولوں اور حوالوں سے بہرکیف کافر قرار پاتے ہیں اور یہ سب کچھ شہید مظلوم علیہ الرحمۃ اور دیگر اہل حق سے عداوت کا نتیجہ ہے جس کی رجعت خانصاحب پر پڑی ہے نعوذ باللہ تعالیٰ من الخزلان ومن شر الشیطان =

خانصاحب کی تضاد بیانی

حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تکفیر و عدم تکفیر کے بارے میں خانصاحب نے جو تضاد بیانی کی ہے وہ تو آپ ملاحظہ کر ہی چکے ہیں اور ایسی تضاد بیانیاں ان کی کتابوں میں اور بھی موجود ہیں مگر بطور لطیفہ ایک تضاد بیانی حقہ کے بارے میں دیکھ لیجئے۔ ایک طرف خانصاحب یہ لکھتے ہیں کہ۔

آدمی کو چاہیے کہ جب اس سے حقہ کے بارہ میں سوال کیا جائے تو اسے مباح ہی بتائے خواہ آپ پیتا ہو یا نہ۔" جیسے میں اور میرے گھر میں جس قدر لوگ ہیں کہ ہم میں کوئی نہیں پیتا مگر فتوے اباحت پر ہی دیتا ہوں۔ اھ

(احکام شریعت حصہ سوم صفحہ ۱۹۲ طبع برقی پریس مراد آباد)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ نہ تو خان صاحب خود حقہ پیتے تھے اور نہ ان کے گھر والے پیتے تھے۔ اور دوسرے مقام پر حدیث کے حوالہ سے کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ۔ اگر کھانے کی ابتدا میں بھول جائے اور